زندگانی پیغمبر اسلامؐ:

سپاہ تبلیغ [1]

(ہجرت کے چوتھے سال کے حوادث)

از: جعفر سبحانی

جنگ احد کے خاتمہ کے بعد مسلمانوں کی سیاسی شکست کے آثار پوری طرح نمایاں تھے۔ مسلمانوں نے اگر چہ کامیاب دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی دکھائی اور اسے دوبارہ قتل وغارتگری نہیں کرنے دی پھر بھی حادثۂ احد کے بعد داخلی اور خارجی سطح پر اسلام کی نابودی کے لئے مختلف النوع تحریکوں کا سلسلہ کافی بڑھ گیا تھا۔ داخلی سطح پر مدینہ کے منافقوں اور یہودیوں نیز خارجی سطح پر مدینہ کے نزدیک اور دور افتادہ علاقے کے مشرکوں میں بڑا حوصلہ پیدا ہو گیا تھا چنانچہ وہ اسلام کے خلاف سازشوں کا جال بچھانے اور فوج واسلحہ جمع کرنے میں ہمہ تن سرگرم نظر آرہے تھے۔

پیغمبر اکرمؐ بڑی مہارت کے ساتھ اندرونی سازشوں کا جواب دے رہے تھے اور مجاہد سپاہیوں کا دستہ بھیج کر مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھنے والے بیرونی قبیلوں کا سر کچل دیتے تھے۔

اسی زمانہ میں یہ خبر ملی کہ قبیلۂ بنی اسد والے، مدینہ پر قبضہ کرنے اور مسلمانوں کا قتل عام کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فوراً ہی ابو سلمہ کی سپہ سالاری میں ڈیڑھ سو مجاہدوں کا ایک فوجی دستہ سازش کرنے والوں کے علاقے کی طرف روانہ کردیا۔ اور سپہ سالار کو یہ حکم دیا کہ وہ مقصد سفر کو پوشیدہ رکھے اور اپنی نقل وحرکت سے بھی یہ نہ ظاہر ہونے دے کہ مجاہدین اسلام کا پروگرام کیا ہے۔ دن کے وقت وہ آرام کرے اور رات کے سناٹے میں سفر کی منزلیں طے کرے۔ اس نے پیغمبرؐ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور رات کے وقت قبیلۂ بنی اسد کا محاصرہ کرلیا اور بڑی دلیری سے ان لوگوں کی سازش کا کام تمام کردیا اور فاتحانہ انداز میں قدرے مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس آگیا۔ یہ واقعہ ہجرت کے ۳۵ ویں مہینے رونما ہوا۔[2]

مبلغین کے قتل کا ماہرانہ منصوبہ:

پیغمبر اکرمؐ فوجی دستے بھیج کر سازش کرنے والوں کے منصوبوں کو ناکام بنادیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ تبلیغی جماعتوں کو بھیج کر قبائل کے غیر جانبدار لوگوں کو اسلامی معارف کی طرف دعوت دینے کی کوشش بھی کیا کرتے تھے۔ ماہر مبلغین میں حافظ قرآن اور احکام الٰہی وارشادات نبوی سے بخوبی آشنا افراد شامل ہوتے تھے اور یہ لوگ اپنی جان کی بازی لگا کر دور دراز کے لوگوں کے سامنے اسلامی عقائد کو نہایت واضح زبان وانداز بیان سے پیش کیا کرتے تھے۔

پیغمبر اکرمؐ فوجی دستوں اور تبلیغی جماعتوں کو بھیج کر نبوت کی دو اہم ذمہ داریوں کے سلسلے میں اپنی ثابت قدمی کا ثبوت فراہم کررہے تھے۔

درحقیقت فوجی ٹکڑیوں کو بھیجنے کا مقصد ان فتنوں کی نابودی تھا جو کسی وقت بھی رونما ہو سکتے تھے۔ ان فتنوں کی نابودی کے بعد سلامتی اور آزادی کے ماحول میں تبلیغی جماعت قلوب پر حکومت اور روشن فکری پر مشتمل اپنے فریضہ کو بخوبی انجام دے سکتی تھی۔

لیکن بعض وحشی اور پست قبیلوں نے ان اسلامی مبلغین کے ساتھ جو کہ درحقیقت اسلام کی معنوی طاقت تھے اور کفر وبت پرستی کی نابودی کے ساتھ ہی ساتھ توحید پرستی کی ترویج میں لگے ہوئے تھے، مکروفریب سے کام لیا اور انہیں نہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کرڈالا۔ ابن ہشام [3] نے ان نامور مبلغین کی تعداد چھ اور ابن سعد نے [4] دس افراد پر مشتمل قرار دی ہے۔ ذیل میں ان میں سے بعض مبلغین کے حالات ملاحظہ ہوں:

مبلغین اسلام کا بیرحمانہ قتل عام

"عضل" اور "قارہ" نامی قبیلوں کی ایک نمائندہ جماعت مکروفریب کے ساتھ بارگاہ نبوت میں شرفیاب ہوئی۔ اس جماعت کے لوگوں نے پیغمبرؐ سے کہا اے پیغمبر خدا! ہمارے قلوب اسلام کی طرف متوجہ ہیں اور ہمارے علاقے میں اسلام قبول کرنے کے لئے ماحول پوری طرح سازگار ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ ہم لوگوں کو قرآن پڑھادیں اور حرام وحلال سے آگاہ کردیں۔[۵]

پیغمبرؐ کا یہ فریضہ تھا کہ وہ ان بڑے قبیلوں کے نمائندوں کے مطالبہ کا مثبت جواب دیں اور مسلمانوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں لہذا پیغمبر اکرمؐ نے "مرثد" کی سپہ سالاری میں اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت ان لوگوں کے ساتھ روانہ کردی۔

مبلغین اسلام کی یہ جماعت ان لوگوں کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل کر مسلمانوں کے علاقے سے بہت دور چلی گئی۔ اس علاقہ کا نام "رجیع" تھا۔ یہاں پہونچنے کے بعد ان لوگوں نے اپنی فاسد نیت کا اظہار کیا۔ ان لوگوں نے قریب میں آباد "قبیلہ ہذیل" کی مدد سے[۶] ان مبلغوں کو گرفتار کرکے موت کے گھاٹ اتار دینے کا فیصلہ کرلیا۔

ان مسلمان مبلغوں کو مسلح افراد نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور ان کے پاس تلوار اٹھانے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہ رہ گیا تھا لہذا ان لوگوں نے تلوار سنبھالی اور اپنی حفاظت کے لئے آمادہ ہوگئے لیکن دشمنوں نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ تمہیں گرفتار کرکے قریش کے حوالے کردیں اور اس کے بدلے میں ہمیں کچھ نقد انعام مل جائے۔

مسلمانوں نے ایک دوسرے کو غور سے دیکھا اور ان میں سے زیادہ تر افراد نے یہ فیصلہ کیا کہ دشمنوں کے خلاف جنگ کریں لہذا ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولے کہ "ہم مشرکوں اور بت پرستوں کے عہدوپیمان پر بھروسہ نہیں کرتے۔" یہ کہتے ہوئے ان لوگوں نے دشمنوں کے مقابلے میں شجاعانہ جہاد شروع کردیا اور اسلام کی تبلیغ ومذہب حق کی حفاظت کی راہ میں اپنی جان نچھاور کردی۔

لیکن تین افراد "زید بن دثنہ"، "خبیب عدی" اور "عبداللہ" نے دشمنوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور دشمنوں نے انہیں گرفتار کرلیا۔ اور راستہ میں عبداللہ نے یہ محسوس کیا کہ دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال کر انہوں نے غلطی کی ہے لہذا انہوں نے موقع پاتے ہی تلوار اٹھائی اور دشمنوں پر حملہ آور ہوگئے۔ وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور عبداللہ پر اتنے پتھر برسائے کہ وہ اسی جگہ ڈھیر ہوگئے اور انہیں اسی جگہ پر سپرد خاک کردیا گیا۔

لیکن دوسرے دو قیدیوں کو کفار مکہ کے حوالے کردیا گیا اور اس کے بدلے میں کفار مکہ نے ان قبیلوں کے دو قیدیوں کو آزاد کردیا۔ "صفوان امیہ" نے، جس کا باپ جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا، زید کو خرید لیا تاکہ ایک مسلمان مبلغ کو قتل کرکے وہ اپنے باپ کا بدلہ لے سکے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک عظیم الشان اجتماع کے دوران زید کو پھانسی دی جائے۔ ان لوگوں نے "تنعیم" نامی جگہ پر زید کو پھانسی دینے کا اہتمام کیا۔ قریش اور ان کے ساتھی وقت معینہ پر اس جگہ جمع ہوگئے۔ زید کو پھانسی کے تختہ کے قریب کھڑا کردیا

ان مسلمان مبلغوں کو مسلح افراد نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور ان کے پاس تلوار اٹھانے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہ رہ گیا تھا لہذا ان لوگوں نے تلوار سنبھالی اور اپنی حفاظت کے لئے آمادہ ہوگئے۔

گیا۔ ان کی زندگی کے آخری لمحات تھے اور سب لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ تھوڑی دیر بعد انہیں پھانسی دے دی جائے گی۔

ابو سفیان کو فرعون مکہ کی حیثیت حاصل تھی اور اسلام کے خلاف رونما ہونے والے تمام حوادث میں خفیہ یا علانیہ طور پر اس کا ہاتھ ضرور ہوا کرتا تھا۔ اس موقع پر بھی اس نے زید کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: "میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر تمہارا عقیدہ و ایمان ہے، کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری جگہ پر "محمد" کو قتل کر دیا جائے اور تمہیں آزادی حاصل ہو جائے اور تم اپنے گھر والوں کے درمیان پہونچ جاؤ؟"

زید نے بڑی شجاعت کے ساتھ ابو سفیان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: "میں ہرگز یہ نہ چاہوں گا کہ پیغمبرؐ کے پیر میں کوئی کانٹا بھی لگے، چاہے اس کے بدلے میں مجھے آزادی ہی کیوں نہ ملنے والی ہو۔" زید کا جواب سننے کے بعد ابو سفیان پر بوکھلاہٹ طاری ہو گئی اور پیغمبرؐ کی شخصیت میں ان کے اصحاب باوفا کی غیر معمولی دلچسپی پر تعجب ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا: "میں نے اپنی زندگی میں کسی شخص کے ایسے باوفا اصحاب نہیں دیکھے جیسے وفادار اصحاب، محمد کو ملے جو اس حد تک فداکار ہیں کہ ہمہ وقت اپنی جان نچھاور کرنے پر آمادہ ہیں۔"

کچھ ہی دیر میں زید کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا گیا اور ان کی روح قفس عنصری سے عالم ملکوت کی طرف پرواز کر گئی اور دفاع حق و تحفظ و تبلیغ اسلام کی راہ میں مشرکین کے خلاف نبرد آزمائی کرتے ہوئے شہادت سے ہم آغوش ہو گئے۔

دوسرے مبلغ "خبیب" لمبی مدت تک قید و اسیری کے مصائب جھیلتے رہے۔ آخر کار مکہ والوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انہیں "تنعیم" میں پھانسی دیدی جائے۸۔ خبیب نے پھانسی کے تختے کے قریب موجود مکہ کے جلادوں سے دو رکعت نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی اور انتہائی مختصر مدت میں نماز تمام کرنے کے بعد انہوں نے سرداران قریش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے یہ نماز اتنی جلدی اس لئے تمام کر دی کہ کہیں تم لوگ یہ نہ خیال کرو کہ موت کے ڈر سے دیر تک نماز میں مشغول ہوں، حالانکہ میں عام طور پر دیر تک نماز پڑھتا ہوں اور میرے رکوع و سجدے طولانی ہوا کرتے ہیں۔"۹ اس کے بعد خبیب نے آسمان کی طرف سر بلند کیا اور کہنے لگے: "خداوندا! تو بہتر جانتا ہے کہ تیرے حبیبؐ نے مجھے جو کام سونپا تھا اسے میں نے پوری طرح انجام دیا۔" اس کے بعد پھانسی کا حکم جاری ہو گیا۔ اس وقت خبیب کی زبان پر یہ جملے تھے۔ "پروردگارا! تو دیکھ رہا ہے کہ میرے اطراف میں کوئی ایسا نہیں ہے جو پیغمبرؐ کی خدمت میں میرا سلام پہونچا دے۔ لہذا اے خدا اب تو ہی پیغمبرؐ تک میرا سلام پہونچا دے۔"

اس مرد مبلغ کے مذہبی احساسات کا مشاہدہ کر کے "ابو عقبہ" پر دیوانگی طاری ہو گئی اور اس نے خبیب پر ایک ایسا وار کیا کہ ان کا کام تمام ہو گیا۔

زید نے بڑی شجاعت کے ساتھ ابو سفیان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: "میں ہرگز یہ نہ چاہوں گا کہ پیغمبرؐ کے پیر میں کوئی کانٹا بھی لگے، چاہے اس کے بدلے میں مجھے آزادی ہی کیوں نہ ملنے والی ہو۔"

ابن ہشام کا بیان ہے۱۰ کہ زندگی کی آخری سانس لینے سے پہلے خبیب نے سر دار کچھ اشعار پڑھے جس کے آخری دو اشعار میں جو مضمون تھا وہ درج ذیل ہے:

"خدا کی قسم اگر میں مسلمان مروں تو مجھے اس کا کوئی غم نہیں ہے کہ کس زمین میں دفن کیا جاؤں۔ میری یہ اذیت ناک موت خدا کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو میری اس شہادت کو میرے بدن کے ٹکڑوں پر مبارک بنادے۔"۱۱

اس مصائب آمیز حادثہ سے پیغمبر اکرمؐ بہت رنجیدہ ہوئے اور تمام مسلمانوں کو بھی اس سے بڑا صدمہ ہوا۔ مسلمانوں کے درمیان حسان بن ثابت جیسا نامور شاعر موجود تھا۔ اس

نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر غم انگیز اشعار کہے جس کو ابن ہشام نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ پیغمبر اکرمؐ اس بات سے بے حد پریشان تھے کہ اس قسم کا حادثہ دوبارہ نہ رونما ہونے پائے کیونکہ بڑی مصیبت سے سپاہ مبلغین کی تربیت کی جاتی تھی اور یہ حوادث اس جماعت کے لئے ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ مقدس جماعت اس طرح کے حوادث سے دوبارہ ہمکنار ہو۔

ایک مدت تک اس مبلغ کی لاش تختۂ دار پر لٹکی رہی اور مشرکین اس کے ارد گرد پہرا دیتے رہے یہاں تک کہ پیغمبرؐ نے دو بہادر مسلمان نوجوانوں کو حکم دیا اور ان لوگوں نے اس لاش کو سپرد خاک کردیا۔ ۱۲

بئر معونہ کا حادثہ

چوتھی ہجری صفر کے مہینے میں سرزمین رجیع میں پیغمبرؐ کو ان مبلغین کی شہادت کی خبر ملنے سے قبل "ابو براء عامری" مدینہ میں داخل ہوا تو پیغمبرؐ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس نے پیغمبرؐ کی دعوت قبول نہیں کی لیکن ان سے عرض کیا کہ آپ طاقتور مبلغین کی ایک جماعت "نجد" کے علاقہ میں بھیج دیں تو یہ امید کی جاتی ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام قبول کرلیں گے کیونکہ اس علاقہ کے لوگوں کا جھکاؤ توحید کی طرف زیادہ ہے۔ پیغمبرؐ نے کہا کہ میں اہل نجد کے مکروفریب اور ان کی عداوت ودشمنی سے ڈرتا ہوں۔ ابو براء نے کہا کہ آپ کی طرف سے بھیجے گئے مبلغین میری پناہ میں ہوں گے اور میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ ہر ناگوار حادثے سے ان کی حفاظت کروں گا۔

پیغمبرؐ نے کہا کہ میں اہل نجد کے مکروفریب اور ان کی عداوت ودشمنی سے ڈرتا ہوں۔ ابو براء نے کہا کہ آپ کی طرف سے بھیجے گئے مبلغین میری پناہ میں ہوں گے اور میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ ہر ناگوار حادثے سے ان کی حفاظت کروں گا۔

مذہب اسلام سے تعلق رکھنے والے ۴۰ صاحبان علم کی ایک جماعت، جس میں حافظ قرآن ومخلصین احکام الٰہی افراد شامل تھے، "منذر" کی قیادت میں علاقہ نجد کی طرف روانہ ہوگئی۔ ان لوگوں نے "بئر معونہ" نامی جگہ پر پڑاؤ ڈال دیا۔ پیغمبرؐ نے نجدی سردار "عامر بن الطفیل" کے نام ایک مکتوب بھی ارسال فرمایا جس میں انہوں نے مذہب اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ مسلمان مبلغین میں سے ایک شخص کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اس خط کو عامر تک پہونچادے۔ عامر نے نہ صرف یہ کہ اس مکتوب کو نہیں پڑھا بلکہ اس نے خط لانے والے شخص کو قتل کردیا اور اس کے بعد اپنے قبیلے والوں سے کہا کہ علاقے میں آئے ہوئے تمام مسلمان مبلغوں کو قتل کرڈالو لیکن قبیلے والوں نے عامر کا ساتھ دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ ہمارے قبیلے کے بزرگ سردار "ابو براء" نے ان لوگوں کو امان دی ہے۔ جب عامر اپنے قبیلے کی حمایت سے مایوس ہوا تو اس نے اطراف کے دیگر قبیلوں سے مدد کا مطالبہ کیا اور اس طرح پیغمبرؐ نے مبلغین اسلام کی جو جماعت نجد روانہ کی تھی وہ "عامر" کے مسلح سپاہیوں کے محاصرہ میں آگئی۔

مبلغین کی اس جماعت میں نامور علماء اور شجاع سپاہیان اسلام موجود تھے لہذا ان لوگوں نے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے کو باعث ذلت خیال کیا اور تلوار کے ذریعہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک خونیں جنگ کے دوران "کعب بن زید" کے علاوہ دوسرے تمام مبلغین درجۂ شہادت پر فائز ہوگئے۔ کعب نہایت زخمی حالت میں مدینے پہونچے اور پیغمبرؐ کو جملہ واقعات سے مطلع کردیا۔ ۱۳

یہ عظیم اور دلسوز حادثہ، عالم اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت مصائب آمیز تھا۔ چنانچہ پیغمبر بئر معونہ کے شہیدوں کو ایک طویل مدت تک یاد کرتے رہے اور ان کا سوگ مناتے رہے۔

(باقی آئندہ)